بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
ذوالحجہ ۴۴۹
جلد ۷۱/۳۶ | ہفتہ ۱۷ شوال ۱۴۰۲ھ ہجری ۷ ظہور ۱۳۶۱ ہش ۷ اگست ۱۹۸۲ء | ۱۷۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"کل بلڈ پریشر بہت زیادہ ہو جانے کے باعث طبیعت ناساز رہی اب بلڈ پریشر ٹھیک ہے مگر کمزوری بہت زیادہ ہے"

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور آپ کا بابرکت وجود ہم میں تادیر قائم رکھے آمین۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کا دو روزہ جلسہ سالانہ کامیابی سے اختتام پذیر ہو گیا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ ٹیلی ویژن پر ۱۵ منٹ کا پروگرام

امیر و مشنری انچارج کینیڈا مکرم مولوی منیر الدین شمس کی ٹیلی گرام

۳۱ جولائی و یکم اگست ۱۹۸۲ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا کا دو روزہ جلسہ سالانہ ٹورانٹو میں جاری رہنے کے بعد کامیابی و خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمد للہ۔ کینیڈا کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولوی منیر الدین شمس صاحب نے بذریعہ تار یہ خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ اس بابرکت جلسہ کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت اور روح پرور پیغام سے کیا گیا۔ یہ پیغام حضور ایدہ اللہ نے خصوصی طور پر اس جلسہ سالانہ کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ تار میں بتایا گیا ہے کہ یہ پیغام مکرم مولوی منیر الدین شمس صاحب نے پڑھ کر سنایا اس پیغام سے احباب کرام کے ایمانوں کو ایک نئی تازگی نصیب ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کے علاوہ مکرم وکیل التبشیر تحریک جدید کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔

تار کے مطابق جلسہ سالانہ کا باضابطہ افتتاح مکرم مولوی عطاء اللہ کلیم صاحب مشنری انچارج امریکہ کی تقریر سے ہوا اس کے علاوہ اس جلسہ سالانہ میں درجن بھر کے لگ بھگ افراد نے نہایت عمدہ عالمانہ تقاریر کیں مقررین میں امیر و مشنری انچارج مکرم مولوی منیر الدین شمس صاحب، مکرم میجر شمیم احمد صاحب اور مکرم مظفر صاحب شامل تھے۔

اس جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت احمدیہ کے تعارف کا ایک موقع بھی میسر آیا اور ٹیلی ویژن پر مکرم منیر الدین شمس صاحب نے پندرہ منٹ تک جماعت احمدیہ کا تعارف، اس کی تاریخ اور جماعت احمدیہ کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ اس پروگرام کے دوران ٹیلی ویژن پر حضرت اقدس ..... اور چاروں خلفاء کی تصاویر بھی دکھائی گئیں۔

عزیز دوست مکرم سعادت اللہ پراچہ سا سوئٹزرلینڈ میں ۲ اگست ۱۹۸۲ء کو دل کا آپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے پراچہ صاحب کی صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (مرزا منظور احمد۔ ربوہ)

• میرے بڑے لڑکے عزیزم ناصر احمد ظفر ریلوے گارڈ خانیوال کی اہلیہ صاحبہ جو مکرم مولوی دوست محمد صاحب واقف زندگی مولف تاریخ احمدیت کی چھوٹی ہمشیرہ ہیں بعارضہ فالج ایک طویل عرصہ سے بیمار ہیں آج کل تکلیف زیادہ ہے زبان اور اعصاب پر بہت ہی اثر ہے بولنے اور اٹھنے بیٹھنے کروٹ بدلنے سے بھی معذور ہیں۔ دن بدن باوجود علاج کے اضطراب اور تکلیف بڑھ رہی ہے تمام احباب جماعت سے نہایت عاجزانہ درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہم سب کی پریشانی دور ہو۔ آمین ثم آمین۔
(عاجز محمد ابراہیم شاد، چوہدری چک ۱۱۱، ضلع شیخوپورہ)

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم احسان محمد کے بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ جو ایک دفعہ درست کروانے کے بعد پھر ٹوٹ گئی اب بہاولپور میں آپریشن ہوگا۔ احباب عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔
(نصیر محمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء بروز بدھ پہلے غیر ملکی دورے پر قصر خلافت ربوہ سے صبح پانچ بجے روانہ ہوئے اور ۳۱ جولائی کو ایک بجے صبح کراچی سے ناروے کے لیے روانہ ہوئے۔

ربوہ سے روانگی کی بعض تصاویر

روانگی سے قبل کار میں سوار ہوتے ہوئے

روانگی سے قبل پُرسوز دعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ر شوال ۱۴۰۲ھ
۷ر ظہور ۱۳۶۱ ہش

شر میں خیر کا پہلو

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ حکمت اور دانائی کی بات یوں ہے جیسے کسی مومن کی اونٹنی گم ہو جائے تو جہاں اسے پائے بغیر کسی ہچکچاہٹ اور لمحہ کے توقف کے اسے حاصل کر لے اور اپنے گھر لے جائے۔ اس میں اونٹنی کی جو مثال دی گئی ہے۔ وہ نہایت اعلیٰ اور بلاغت کا شاہکار ہے کہ دانائی کی بات سنتے ہی ایک لمحہ کے لئے بھی دل میں یہ حجاب نہیں آنا چاہیئے کہ یہ بات عمل کے لائق ہے یا نہیں؟ اس بات پر اسی طرح فوری طور پر عمل کرنا چاہیئے۔ جس طرح تلاش مسلسل کے بعد حاصل ہونے والی اونٹنی کو دیکھتے ہی جھپٹ کر انسان پکڑتا ہے اور سکون کا سانس لیتا ہے اور اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اس کو اس کی مطلوبہ چیز آخر کار مل گئی۔

حکمت کی بات کے بارے میں اس بے تکلفانہ اظہار کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ انسان کی طبعی عادت یہ ہے کہ بات کو کم اور بات کرنے والے کو زیادہ غور سے دیکھتا ہے اس طرح سے حکمت کی بات نظر سے اوجھل ہو کر بات کرنے والے کے سیاق و سباق میں الجھ جاتی اور اس کے ماحول میں منتشر ہو کر رہ جاتی ہے۔

بعض اوقات حکمت کی بات ایسے عجیب موڑ پر سجھائی دیتی ہے کہ جہاں پر شر کے علاوہ کچھ حاصل ہونے کی توقع ہی نہیں ہوتی اور یوں برائی کے ساتھ ساتھ ایک پہلو خیر کا نکل آتا ہے۔ مومن کی یہی شان ہے کہ وہ ہر معاملہ کے برے پہلو کو جانچنے پرکھنے کی بجائے اس کے اندر مخفی کوئی اچھا پہلو تلاش کرے اور اکثر اوقات اس تجربے میں کامیابی حاصل ہوگی۔

آج ہی کے دور کی مثال لیجئے۔ ہمارے بارے میں اور ہماری جماعت کے بارے میں جو خبریں بڑے نمایاں انداز میں لکھی نظر آتی ہیں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچتی ہیں۔ ان کے بارے میں ہمیں پتہ ہے کہ ان کی وقعت کسی ناسمجھ بچے کی طفلانہ شرارتوں سے زیادہ نہیں اور جس طرح سکول کا ایک نوعمر اور گستاخ طالب علم اپنی بدتمیزیوں کے باعث اپنے استاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اسی طرح ان لایعنی خبروں سے بھی ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اس لئے ان باتوں پر تو توجہ دینے کی ضرورت نہیں۔

اس وقت ہم اس شر کے ایک ایسے پہلو کی طرف توجہ دلاتے ہیں جس میں خیر کا ایک سبق پنہاں ہے اور وہ سبق وہی ہے جو ہمارے جان و مال اولاد عزیز و اقربا غرضکہ دنیا کی ہر پیاری سے پیاری چیز سے بھی زیادہ پیارے آقا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چودہ سو سال پہلے سنا دی تھی۔ وہ بات مختصر سی ہے مگر دانائی کے ہزارہا پہلو اپنے اندر رکھتی ہے کہ

لیس الخبر کالمعائنۃ

سنی سنائی باتیں اس وقت تک قابل اعتبار نہیں ہوتیں۔ جب تک ان کا خود جائزہ نہ لے لیا جائے۔ جب تک ان کو ذاتی طور پر تحقیق و تدقیق کی کسوٹی پر نہ پرکھ لیا جائے۔ اس میں "خبر" کا لفظ بڑا لطف دے رہا ہے۔ آج کل ہزاروں کی تعداد میں چھاپ چھاپ کر "خبریں" لوگوں تک پہنچائی جاتی ہیں۔ ان سب کی قدر و قیمت اس حدیث کے بیان کی روشنی میں آسانی سے مرتب کی جا سکتی ہے۔

گویا اس شر میں خیر کا پہلو ہمارے لئے یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد گرامی کو حرز جان بنائیں اور کسی بھی قسم کے لایعنی پروپیگنڈے کو چاہے وہ غیر ملکی امور کے بارے میں ہو، کسی نظریے کے بارے میں ہو، کسی جنگ کی خبروں کے بارے میں ہو، کسی امن کی صورت کے بارے میں ہو اس سے متاثر نہ ہوں۔ شر کی اس صورت حال نے ہمیں خیر کا یہ پہلو بتا دیا ہے کہ آجکل کے پروپیگنڈے کے دور میں حقیقت کی تلاش محنت اور کاوش سے کریں۔ ذرائع ابلاغ کے انداز گفتگو پر نہ جائیں۔

حکمت کی یہ بات ہم مومنوں کی گمشدہ اونٹنی ہے۔ اور یہ شر کے ایک طوفان بے تمیزی میں گھری ہوئی اپنے مالک کو پکار رہی ہے۔

اہم ترین لوگوں کی قدرِ مشترک

خدا تعالےٰ کے پیارے اور خاص الخاص بندوں میں ایک قدر مشترک ایسی بھی ہے جس کی طرف عام طور پر لوگوں کی توجہ نہیں جاتی اور یہ وہ قدر ہے جو خدا تعالےٰ کے منتخب بندوں کے علاوہ دنیا بھر کے عظیم اور کامیاب ترین لوگوں میں بھی مشترک ہے۔ اس اشتراک کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے خاص بندے اپنے دور کے کامیاب ترین افراد ہوتے ہیں۔ لہذا کامیابی کا ایک اہم گر اس قدر مشترک کے معلوم کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

یہ قدر مشترک شدید محنت ہے۔ ہمہ وقت کام میں مشغول رہنا، ہر یک لمحہ آرام سے نہ بیٹھنا، وقت کے ایک ایک لمحہ کا بھرپور استعمال کرنا، مشکل سر پر آ پڑنے سے پہلے پہلے بھرپور تیاری کرنا اور دن رات کام میں مصروف رہنا۔ یہ وہ صفت ہے جو خدا کے تمام بندوں میں قدر مشترک ہے۔

گزشتہ دنوں ادارہ الفضل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ کی مصروفیات کی جو تفاصیل شائع کرتا رہا ہے۔ وہ اکثر لوگوں کے لئے حیرانی کا موجب بنتی رہی ہیں کہ حضور کس طرح دن رات مسلسل کام میں مصروف رہتے ہیں۔ ہمارے محبوب امام ہمام کا یہ طریق سیدنا حضرت اقدس .... اور آپ کے دیگر خلفاء میں مشترک تھا۔ خدا تعالےٰ کے یہ سبھی منتخب بندے سخت محنت کرنے والے اور دن رات مسلسل کام کرنے والے لوگ تھے۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔

"ہمارے لئے دو نمونے موجود ہیں۔ حضرت صاحب (مراد حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ کی عمر کے آخری ایام ہیں ۔ ناقل) اس بیماری اور ضعف میں بھی سارا دن تصنیف و تالیف کے کام میں لگے رہتے تھے اور کسی وقت فارغ نہ بیٹھتے تھے۔ اور جس وقت دیکھو دین کی فکر میں محو تھے۔ یہ تو ہے ہمارے امام کا نمونہ دوسرا نمونہ اس کے خلیفہ (المسیح الاول۔ ناقل) کا ہے۔ جو لوگ قادیان آتے جاتے رہتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس بڑھاپے میں حضرت خلیفۃ المسیح صبح سے شام تک علم حاصل کرنے اور علم پڑھانے میں کس طرح مشغول رہتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ڈاکٹروں نے محنت سے منع کیا ہے۔ مگر آپ ان دونوں شغلوں سے ایک دم فارغ نہیں رہ سکتے۔" (الفضل نمبر ۱ جلد ۱ ۱۹ر جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۱)

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب جماعت کو سیدنا حضرت اقدس ... اور آپ کے خلفاء کے نمونہ سے راہ نمائی حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

خیر الماکرین کے معنی

شر میں خیر کا پہلو

سیدنا حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں:۔

"جب خدا تعالےٰ باریک اسباب سے مجرم کو ہلاک یا ذلیل کرتا ہے اور اپنے بندہ کو جو راستباز ہوتا ہے دشمن کے منصوبوں اور شرارتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس وقت اس کا نام خیر الماکرین بیان ہوتا ہے۔ یعنی ایسے اسباب مجرم کی سزا کے لئے مہیا کرتا ہے کہ جن اسباب کو وہ اپنے لئے کسی اور غرض سے مہیا کرتا ہے۔ پس وہی اسباب جو بہتری کے لئے بنتا ہے ہلاکت کا باعث بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسیح کو ایسے طرز پر بچایا کہ وہ اسباب جو ان کی ہلاکت کے لئے جمع ہوئے تھے ان کی زندگی کا موجب ثابت ہوئے اور ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کیسے کفار کے منصوبوں سے بچا لیا اور اسی طرح یہاں بھی اس کا وعدہ ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۰۷)

عہدِ حاضر میں جھوٹ کے خلاف جہاد کی ضرورت

حدیثِ نبوی کی روشنی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ ربوہ

یہ منفرد شان اور مثالی خصوصیت صرف کتاب اللہ کو ہی حاصل ہے کہ اُس نے دیگر تمام آسمانی صحیفوں اور کتابوں سے بڑھ کر راست گوئی اور صداقت شعاری پر زور دیا ہے اور کذب بیانی، دروغ گوئی اور جھوٹ کی مذمت کی ہے حتیٰ کہ اسے بُت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے:۔

"فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ" (الحج: ۳۱)

یعنی بُتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی (کہ وہ بُت سے کم نہیں کیونکہ جو چیز قبلہ حق سے منہ پھیرتی ہے وہی بُت ہے)

پیغمبر توحید حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس و خدا نما زندگی کا ایک ایک لمحہ گواہ ہے کہ جس قوت و استقلال کے ساتھ آپؐ بُت پرستی کے مقابل شمشیر بے نیام بنے رہے اس جوش اور غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے آپؐ نے عمر بھر جھوٹ کے خلاف علم جہاد بلند کئے رکھا چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ:۔

"مَا كَانَ شَيْءٌ اَبْغَضَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَذِبِ"

(حاکم للمستدرک)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں جھوٹ سے زیادہ کوئی چیز بُری نہیں تھی۔

صحابہؓ رسول عربیؐ کے برتاؤ، زندگی، ظاہر و باطن اور معاشرہ میں چونکہ انوار نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عکسی تصویریں تھے اس لئے ان کے لئے بھی جھوٹ ایک ناقابلِ برداشت چیز تھی اور وہ مدینہ اور اس کے ماحول کو اس خطرناک روحانی بیماری سے پاک و صاف رکھنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے اور عہد نبوی کی تاریخ اس کی شاندار مثالوں سے بھری ہوئی ہے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مندرجہ ذیل بیان بھی مسند احمد بن حنبل میں ریکارڈ ہے کہ

"مَا كَانَ خُلُقٌ اَبْغَضَ اِلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَذِبِ" (جلد ۶ ص ۱۵۲)

کہ صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھی جھوٹ بدترین گناہ شمار ہوتا تھا اور یہ اصدق الصادقین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر قوتِ قدسی ہی کا زبردست اعجاز تھا۔

افسوس صد افسوس قرونِ اولیٰ کے بعد جب حقیقی اسلامی تہذیب و تمدن کے چراغ بجھ گئے اور قبیح و لغو کی تاریکیاں مسلم سوسائٹی پر مسلط ہو گئیں، تو حق و صداقت کی فرمانروائی بھی ختم ہو گئی اور جاہلیت کا ایسا دور دورہ ہوا کہ جھوٹ کے جواز بلکہ وجوب تک کے نظریات اختراع کئے گئے اور ان کو علمی و شرعی رنگ دیکر علم فقہ، علم عقائد اور علم کلام کے ایوانوں میں کمال چابک دستی سے سجا دیا گیا۔ ان جدید افکار و خیالات کے چند نمونے بیسوی صدی کے لٹریچر سے ہدیۂ قارئین ہیں:۔

۱۔ "احیائے حق کے واسطے کذب درست ہے۔ مگر تا امکان تعریض سے کام لیوے اگر ناچار ہو تو کذب صریح بولے"

(فتوٰی رشیدیہ کامل ص ۴۶ مطبوعہ کراچی)

۲۔ "عام لوگ سمجھتے ہیں کہ جھوٹ ہر حالت میں بُرا اور حرام ہے حالانکہ جھوٹ بعض اوقات میں مستحب، بعض میں مُباح اور بعض میں حرام اور مکروہ ہوتا ہے"

(نقشِ حیات جلد ۲ ص ۲۰۲)

۳۔ راستبازی و صداقت شعاری اسلام کے اہم ترین اصولوں میں سے ہے اور جھوٹ اس کی نگاہ میں ایک بدترین برائی ہے لیکن عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں اس کے وجوب تک کا فتوٰی دیا گیا ہے۔

(رسالہ ترجمۃ القرآن لاہور مئی ۱۹۵۸ء ص ۱۱۸)

سوانح سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری میں لکھا ہے کہ:۔

"انہیں اخبارات سے نفرت ہے اُن کا عقیدہ ہے کہ اخباروں نے آغاز سے اب تک بڑے بڑے جھوٹ گھڑے ہیں اگر اس جھوٹ کا بوجھ ماؤنٹ ایورسٹ پر پڑتا تو وہ بھی زمین میں دھنس چکی ہوتی"

(صفحہ ۱۸ مطبوعہ چٹان پریس لاہور)

موجودہ زمانہ میں کذب طرازیوں کا سیلاب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت اور اسلام کی صداقت پر برہانِ عظیم ہے وجہ یہ کہ آنحضرتؐ (فداہ ابی و امی) نے اس طوفان کے دنیا پر محیط ہونے کی چودہ سو سال قبل خبر دی ہے۔ چنانچہ علامہ طبرانی نے کبیر میں ابو نصر اسجزی نے ابانہ میں اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری کی حسب ذیل حدیث درج فرمائی ہے۔

"لا تقوم الساعة حتى يجعل كتاب الله عاراً ويكون الاسلام غريباً ..... ويُصَدَّق الكاذب ويُكذب الصادق ..... ويكثر الكذاب ويقل الصدق وتزوى الارض زيا ويقوم الخطباء بالكذب - فيجعلون حقى لشرار امتى فمن صدقهم بذالك ورضى به لم يرح رائحة الجنة"

(بحوالہ کتاب "مطابقۃ الاختراعات العصریہ" تالیف الامام المجتہد احمد بن محمد بن الصدیق العماری الحسنی مطبوعہ قاہرہ ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۸ء)

یعنی قیامت نہیں آئے گی جب تک کتاب اللہ عار نہیں بنا دیا جائے گا۔ اسلام کسمپرسی کی حالت میں ہوگا۔ اس وقت کاذب کی تصدیق کی جائیگی۔ اور صادق کو جھٹلایا جائے گا۔ جھوٹ کی کثرت اور سچ کی قلت ہوگی۔ زمین (دراصل وسائل کے وسیع ذرائع کے نتیجہ میں) سکڑ جائے گی اور خطباء جھوٹ ہی لیکر اٹھیں گے اور میرا حق میری امت کے شریروں کو سونپ دیں گے پس جو کوئی اس باب میں ان کی تصدیق کر کے اس پر راضی ہو جائیگا وہ جنت کی خوشبو تک سے محروم کر دیا جائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امت مسلمہ پر یہ بھی احسان ہے کہ آنحضورؐ نے خدا سے علم پر صرف یہ اطلاع ہی نہیں دی کہ آخری زمانہ میں کتاب اللہ سے انحراف کے ردِ عمل کے طور پر جھوٹ کو بہت فروغ ہوگا۔ بلکہ آپؐ نے دورِ آخری کے حقیقی مسلمانوں کو یہ بشارت بھی دی کہ ایسے ماحول میں جو لوگ کتاب اللہ کے علمبردار بن کر جھوٹ کے خلاف برسرِ پیکار ہوں گے انہیں ثوابِ عظیم سے نوازا جائے گا۔ چنانچہ حدیث معاذ بن جبل میں یہ ہے کہ:۔

"فالقائمون يومئذٍ بكتاب الله سراً وعلانيه كالسابقين الاولين من المهاجرين والانصار"

(ابن وضاح بحوالہ مطابقۃ الاختراعات العصریہ ص ۱۳۸)

فرمایا اس زمانہ میں جو لوگ کتاب اللہ کو پوشیدہ اور ظاہر دونوں اعتبار سے قائم کرینگے وہ ان مہاجرین اور انصار کی طرح اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔ جنہیں سابقون الاولون کا قابل اعزاز حاصل ہوا تھا۔

پس مبارک ہے وہ جو دین العجائز اختیار کرتا ہے اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردن پر اٹھاتے ہوئے زندگی کے ہر مرحلہ پر سچائی کو اختیار کرتا ہے اور جھوٹ کے خلاف جہاد میں حصہ لیتا ہے تا اس کا محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو اور نقشۂ عالم پر ایک ایسا معاشرہ معرض وجود میں آجائے۔ جو اسلامی صدق و صفا اور قرآنی تہذیب و تمدن کا بہترین نمونہ ہو جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس نے قریباً نوے برس قبل اپنے سلسلہ بیعت میں داخل احباب کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"سچائی اختیار کرو۔ سچائی اختیار کر کر وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں؟ کیا انسان اس کو بھی دھوکا دے سکتا ہے؟ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں؟ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی" (ازالہ اوہام ص ۸۳)

نیز فرمایا "چاہیئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں پر اثرِ سجود نظر آوے..... توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو اور اسلام کیلئے سارے دکھ اٹھاؤ۔ ولا تموتن الا وانتم مسلمون" (ص ۸۳۵)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخری قسط

خدا تعالیٰ کا ایک وعدہ

مکرم خلیل احمد صاحب چوہدری — جامعہ احمدیہ ربوہ

جماعت احمدیہ اور خلافت

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین کی طرح جماعت احمدیہ بھی اسی نظریہ پر مضبوط چٹان کی طرح قائم ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت اقدس ..... سے کسی نے سوال کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کیوں کسی کے متعلق خلیفہ کی وصیت نہ کر دی؟ اس سوال کے جواب میں آپ فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اوّل حق انہی کے دل میں ڈالا"

(الحکم ۱۱ اپریل ۱۹۰۸ء)

نیز فرماتے ہیں کہ۔

"جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بیوقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانوں کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا"

(الوصیت صـ۵)

اس جگہ سیدنا حضرت اقدس ..... نے صاف اور واضح الفاظ میں فرما دیا ہے کہ قدرت سے مراد خلافت ہے جو نبی کی وفات کے بعد جاری ہوتی ہے جیسے حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ بنا کر اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔

جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس ..... کو بار بار خبر دی کہ آپ کی وفات کا وقت قریب آگیا ہے تو اسوقت آپ نے جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لیے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دیگا۔

(الوصیت صـ۵)

پھر فرماتے ہیں کہ۔

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو ..... تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے"

(الوصیت صـ۷)

حضرت مصلح موعود آیت استخلاف کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"اصل بات جو اس آیت میں بتائی گئی تھی وہ یہ تھی کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو سنبھالنے کیلئے ان کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ کی خاص حکمت سے بعض وجودوں کو ان کی امت کے لیے چن لیا تھا اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی اللہ تعالیٰ بعض ایسے وجود کھڑا کریگا جو آپ کی امت کو سنبھال لیں گے اور یہ مقصد بہ نسبت سابق خلفاء کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء نے زیادہ پورا کیا پھر جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے تیرہ سو سال بعد اللہ تعالیٰ نے مسیح ناصری کو مبعوث فرمایا جو موسوی شریعت کی خدمت کرنے والے ایک تابع نبی تھے اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو سال بعد مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا اور اسی طرح اس تابع نبوت کا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مناسب حال اُمتی نبی ہے دروازہ کھول دیا اور آپ کے ذریعہ اس نے پھر آپ کے ماننے والوں میں خلافت کو زندہ کر دیا۔ چنانچہ یہ سلسلہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد شروع ہوا اور خلافت ثانیہ تک ممتد رہا اور اگر جماعت احمدیہ میں ایمان بالخلافت قائم رہا اور وہ اس کو قائم رکھنے کے لیے صحیح رنگ میں جدوجہد کرتی رہی تو انشاء اللہ یہ وعدہ لمبا ہوتا جائے گا ..... میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت احمدیہ ایمان بالخلافت پر قائم رہی اور اس کے قیام کے لیے صحیح جدوجہد کرتی رہی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے قیامت تک یہ سلسلۂ خلافت قائم رہے گا اور کوئی شیطان اس میں رخنہ اندازی نہیں کر سکے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صـ۳۹۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن کریم سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے جس طرح پر آدم اور ابوبکر و عمر کو خدا نے خلیفہ بنایا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنایا"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

پھر فرمایا:۔

"خلیفہ اللہ بناتا ہے میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔"

(پیغام صلح ۲۴ فروری ۱۹۱۴ء)

نیز فرماتے ہیں کہ:۔

"مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے۔ اور اپنے مصالح سے بنایا ہے خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی ..... خدا تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دیدے گا تم اس معاملہ کو خدا کے حوالے کر دو تم معزولی کی طاقت نہیں رکھتے ..... جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔"

(الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۱۴ء)

پھر فرمایا:۔

"نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ پس جب میں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا۔ جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔"

نیز فرمایا:۔

"تم نے میرے ہاتھ پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے"

(تقریر احمدیہ بلڈنگ لاہور ۱۶، ۱۷ جون بدر ۴ جولائی ۱۹۱۴ء بحوالہ خلیفہ خدا بناتا ہے)

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

"جب مجھے خلیفہ چنا گیا تھا تو سلسلہ کے بڑے بڑے لیڈر سارے مخالف ہو گئے اور خزانہ میں کل اٹھارہ آنے تھے اب تم بتاؤ اٹھارہ آنے میں ہم تم کو ایک ناشتہ بھی دے سکتے؟ پھر خدا تعالیٰ تم کو کھینچ کر لے آیا اور یا تو یہ حالت تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر صرف ۱۲۰۰ سو آدمی جمع ہوئے تھے اور یا آج کی رپورٹ یہ ہے کہ ربوہ کے آدمیوں کو ملا کر اس وقت جلسہ مردانہ اور زنانہ میں ۵۵ ہزار تعداد ہے آج رات کو ۴۴ ہزار مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا ہے بارہ ہزار ربوہ والے ملائے جائیں تو ۵۵ ہزار ہو جاتے ہیں۔ پس عورتوں اور مردوں کو ملا کر اس وقت ہماری تعداد ۵۵ ہزار ہے اس وقت بارہ سو تھی یہ ۵۵ ہزار کہاں سے آئے؟ خدا ہی لایا ہے۔" (خلافت حقہ اسلامیہ صـ۱۸۰)

نیز فرماتے ہیں:۔

"خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر

کردہ ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل (اپنی) خلافت کے زمانہ میں متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ انسان! اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ پر بھی خلافت کی نسبت انسانوں کیطرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا کہ انہیں ہم بناتے ہیں"

(کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے لکھا ہے:۔

"آیت لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ خلفاء کو مقرر فرماتا ہے ..... جب اصلاح عالم کے لیے کسی خلیفہ کی ضرورت سمجھتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں الہاماً ڈال دیتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کریں جسے خدا تعالیٰ خلیفہ بنانا چاہتا ہے"

(ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء جلد ۱ صفحہ ۹)

انتخاب کا طریق

سیدنا حضرت مصلح موعود کا استحکام خلافت کے ضمن میں ایک بہت بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے بڑی محنت اور تحقیق کے بعد انتخاب خلافت کے لیے ایک طریق کار اور لائحہ عمل جماعت کو دیا۔ تا وقت آنے پر جماعت ہر قسم کے فتنہ سے محفوظ رہے اور جماعت میں خلافت قائم رہے۔ آپ نے اس طریق کار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اور کوئی ایک دو لفنگے اٹھ کر اور کسی کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ نہ کہہ دیں کہ چلو خلیفہ مقرر ہو گیا ہے پس اسلامی طریق پر جو کہ میں آگے بیان کروں گا .....

..... کہ آئندہ جب کبھی خلافت کے انتخاب کا وقت آئے گا تو صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اور ممبر اور تحریک جدید کے وکلاء اور حضرت اقدس ..... کے خاندان کے زندہ افراد اور اب نظر ثانی کرتے وقت میں یہ بات بھی بعض دوستوں کے مشورے سے زائد کرتا ہوں کہ حضرت اقدس ..... کے صحابہ بھی جن کو فوراً بعد تحقیقات صدر انجمن کو چاہیئے کہ صحابیت کے سرٹیفکیٹ دیدے اور جامعۃ المبشرین کے پرنسپل اور جامعہ احمدیہ کے پرنسپل اور مفتی سلسلہ احمدیہ اور تمام جماعتہائے پنجاب اور سندھ کے ضلعوں کے امیر اور مغربی پاکستان اور کراچی کا امیر اور مشرقی پاکستان کا امیر مل کر اس کا انتخاب کریں اسی طرح نظر ثانی کرتے وقت میں یہ امر بھی بڑھاتا ہوں کہ ایسے سابق امراء جو دو دفعہ کسی ضلع کے امیر رہے ہوں۔ گو انتخاب کے وقت بوجہ معذوری کے امیر نہ رہے ہوں وہ بھی اس لسٹ میں شامل کئے جائیں اسی طرح ایسے تمام مبلغ جو ایک سال تک غیر ملک میں کام کر آئے ہیں اور بعد میں سلسلہ کی طرف سے ان پر کوئی الزام نہ آیا ہو ایسے مبلغوں کی لسٹ شائع کرنا مجلس تحریک کا کام ہوگا اسی طرح ایسے مبلغ جنہوں نے پاکستان کے کسی ضلع یا صوبہ میں رئیس التبلیغ کے طور پر کم از کم ایک سال کام کیا ہو ان کی فہرست بنانا صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا .....

..... یہ سب لوگ مل کر جو فیصلہ کریں گے وہ تمام جماعت کے لیے قابل قبول ہوگا۔ اور جماعت میں سے جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ باغی ہوگا اور جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے ..... جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا وہ بڑا ہو یا چھوٹا ہو ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا" (خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۱۵ تا صفحہ ۱۷)

نیز فرماتے ہیں:۔

"صرف ناظروں اور وکیلوں اور مقررہ اشخاص کے مشورہ کے ساتھ اگر وہ حاضر ہوں خلیفہ کا انتخاب ہوگا جس کے بعد جماعت میں اعلان کر دیا جائے گا اور جماعت اس شخص کی بیعت کرے گی اس طرح وہ حکم بھی پورا ہو جائے گا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور وہ حکم بھی پورا ہو جائے گا کہ وہ ایسے مومنوں کے ہاتھ سے کرتا ہے"

(خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۲۰)

پھر فرمایا:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ - (النور ع)

میں نے پرانے علماء کی کتابیں پڑھیں تو ان میں یہی لکھا ہوا پایا ہے کہ تمام صحابہ اور خلفاء اور بڑے بڑے ممتاز فقیہہ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ خلافت ہوتی تو اجماع کے ساتھ لیکن یہ وہ اجماع ہوتا ہے کہ

يَتَيَسَّرُ اِجْتِمَاعُهُمْ۔

(رسالۃ الخلافہ صفحہ ۱۱ مصنفہ شیخ رشید رضا مصری بحوالہ المنہاج النوری)

جن ارباب حل وعقد کا جمع ہونا آسان ہو یہ مراد نہیں کہ اتنا بڑا اجتماع ہو جائے کہ جمع ہی نہ ہو سکے اور خلافت ہی ختم ہو جائے بلکہ ایسے لوگوں کا اجتماع ہوگا جن کا جمع ہونا آسان ہو سو میں نے ایسا ہی اجتماع بنا دیا ہے جن کا جمع ہونا آسان ہے اور اگر ان میں سے کوئی نہ پہنچے تو میں نے کہا ہے کہ اس کی غلطی سمجھی جائے گی انتخاب بہر حال تسلیم کیا جائے گا اور ہماری جماعت اس انتخاب کے پیچھے چلے گی مگر جماعت کو میں یہ حکم نہیں دیتا بلکہ اسلام کا بتایا ہوا طریق بیان کر دیتا ہوں تاکہ وہ گمراہی سے بچ جائیں"

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہاں جہاں میں نے خلیفہ کی تجویز بتائی ہے وہاں یہ بھی شریعت کا حکم ہے کہ جس شخص کے متعلق کوئی پروپیگنڈہ کیا جائے وہ خلیفہ نہیں ہو سکتا یا جن لوگوں کے متعلق پروپیگنڈہ کیا جائے وہ خلیفہ نہیں ہو سکتے یا جس کو خود تمنا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کو وہ مقام نہ دیا جائے" (خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۲۲-۲۳)

مزید فرماتے ہیں:۔

"پھر علامہ رشید رضا نے احادیث اور اقوال فقہاء سے اپنی کتاب "الخلافہ" میں لکھا ہے کہ خلیفہ وہی ہوتا ہے جس کو مسلمان مشورہ سے اور کثرت رائے سے مقرر کریں مگر آگے چل کر وہ علامہ سعد الدین تفتازانی مصنف شرح "المقاصد" اور علامہ نوری وغیرہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت کا جمع ہونا وقت پر مشکل ہوتا ہے پس اگر جماعت کے چند بڑے آدمی جن کا جماعت میں رسوخ ہو کسی آدمی کی خلافت کا فیصلہ کریں اور لوگ اس کے پیچھے چل پڑیں تو اسے لوگوں کا اجماع سمجھا جائے گا اور سب مسلمانوں کا اجماع سمجھا جائے گا۔ اور یہ ضروری نہیں ہوگا کہ دنیا کے سب مسلمان اکٹھے ہوں اور پھر فیصلہ کریں اسی بنا پر میں نے خلافت کے متعلق مذکورہ بالا قاعدہ بنایا ہے جس پر پچھلے علماء بھی متفق ہیں محدثین بھی اور خلفاء بھی متفق ہیں پس وہ میرا فیصلہ نہیں بلکہ خلفاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور صحابہ کرام کا ہے اور تمام علماء امت کا ہے۔ جن میں حنفی شافعی وہابی سب شامل ہیں وہ کہتے ہیں کہ بڑے آدمی سے مراد یہ ہے کہ جو بڑے بڑے کاموں پر مقرر ہوں جیسے ہمارے ناظر ہیں اور وکیل ہیں اور قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی مومنوں کی جماعت کو مخاطب کیا گیا ہے وہاں مراد ایسے ہی لوگوں کی جماعت ہے نہ کہ ہر فرد بشر۔ یہ علامہ رشید کا قول ہے کہ وہاں بھی یہ مراد نہیں کہ فرد بشر بلکہ مراد یہ ہے کہ ان کے بڑے بڑے آدمی۔

(الخلافہ صفحہ ۱۴)

پس صحابہ، احادیث رسول اور فقہاء امت اس بات پر متفق ہیں کہ خلافت مسلمانوں کے اتفاق سے ہوتی ہے مگر یہ نہیں کہ ہر مسلمان کے اتفاق سے بلکہ ان مسلمانوں کے اتفاق سے جو مسلمانوں میں بڑا عہدہ رکھتے ہوں یا رسوخ رکھتے ہوں اور اگر ان لوگوں کے سوا چند اوباش مل کر کسی کی بیعت کر لیں تو نہ وہ لوگ مبائع کہلائیں گے اور نہ جس کی بیعت کی گئی ہے وہ خلیفہ کہلائے گا"

(الخلافہ، مصنفہ علامہ رشید رضا شامی ثم المصری صفحہ ۹ تا صفحہ ۱۸)

(بحوالہ خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۳۱ تا ۳۲)

پس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ارشادات کے پڑھنے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور تا دم زیست خلافت احمدیہ کے ساتھ کامل وفا اور پُرخلوص اطاعت کا تعلق قائم رکھنے کی توفیق بخشے اور ہم سب خلیفۂ وقت کی آنکھوں کی ٹھنڈک بننے والے ہوں آمین۔

خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہیئے

سیدنا حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہ) فرماتے ہیں۔

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کریں میں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہماری جماعت میں کوئی ایک ایسا فرد نہ رہے نہ بچہ نہ نوجوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو"

خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہ) کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدّ نظر رکھیں۔ خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں اور جماعت کے دوسرے افراد کو بھی قرآن کریم پڑھائیں۔ ترجمہ بھی پڑھائیں اور تفسیر بھی پڑھائیں اور کام اس طرح منظم طور پر کریں کہ حضور کا یہ منشاء پورا ہو جائے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم با ترجمہ نہ جانتا ہو اللہ تعالیٰ آپکی اس کوشش میں برکت ڈالے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت رابعہ کے مبارک دور کا پہلا جماعتی اجتماع

پروگرام

اڑتیسواں ۳۸ مرکزی سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

منعقدہ ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش / اکتوبر ۱۹۸۲ء

پہلا دن ـــــ ۱۵ اخاء ـــــ جمعہ

صبح ۷.۳۰ تا ۱۱.۰۰ ـ خدام دفتر بیرون مقام اجتماع سے ٹکٹ حاصل کریں گے اور اندرون سے اپنا قطعہ دریافت کر کے اپنے خیمے نصب کریں گے۔

۱۱.۰۰ تا ۱۱.۳۰ ـ جائزہ ـ صدر محترم انتظامات کا جائزہ لیں گے۔

۱۱.۳۰ تا ۲.۴۵ ـ وقفہ برائے طعام، نماز جمعہ و عصر دوپہر کا کھانا بیرونی خدام دارالضیافت میں کھائیں گے۔ ٹھیک ایک بجے مسجد اقصیٰ میں خطبہ شروع ہوتا ہے۔
جمعہ کے معاً بعد خدام مقام اجتماع میں پہنچیں گے اور پنڈال میں بیٹھیں گے۔

۲.۴۵ تا ۳.۰۰ ـ جائزہ اور ہدایات ـ ۳.۰۰ ـ تلاوت قرآن مجید ـ عہد
افتتاحی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

۴.۱۵ تا ۵.۱۰ ـ فٹ بال نمبر ۱ ـ فٹ بال نمبر ۲ ـ کبڈی نمبر ۱ ـ ۵.۱۰ تا ۵.۲۵ ـ وقفہ برائے تیاری نماز

۵.۲۵ تا ۵.۴۵ ـ نماز مغرب و عشاء ـ ۵.۴۵ تا ۶.۰۰ ـ درس قرآن مجید۔

۶.۰۰ تا ۷.۰۰ ـ وقفہ برائے طعام (اس دوران سٹیج پر تقریری مقابلہ معیار سوم ہوگا)

۷.۰۰ تا ۸.۰۰ ـ شوریٰ (سب کمیٹیوں کا تقرر) ۸.۰۰ تا ۹.۰۰ تقریری مقابلہ معیار دوم

۹.۰۰ تا ۱۱.۰۰ ـ مقابلہ تلاوت قرآن کریم ـ حفظ قرآن کریم (حفاظ و غیر حفاظ)
مقابلہ مطالعہ کتب حضرت اقدس (ہر سہ معیار)
ترجمہ قرآن کریم ـ (ہر سہ معیار) نظم خوانی

(شب بخیر)

دوسرا دن ـــــ ۱۶ اخاء ـــــ ہفتہ

۴.۴۵ تا ۴.۲۰ ـ بیداری، تیاری نماز تہجد ـ ۴.۲۰ تا ۴.۵۰ ـ نماز تہجد ـ
۴.۵۰ تا ۵.۲۰ ـ نماز فجر ـ ۵.۲۰ تا ۵.۳۵ ـ درس قرآن مجید۔
۵.۳۵ تا ۵.۴۰ ـ درس حدیث ـ ۵.۴۰ تا ۵.۵۵ ـ ورزش۔
۵.۵۵ تا ۶.۴۵ ـ ناشتہ ـ (اس دوران والی بال نمبر ۱، ۲، ۳ اور رسہ کشی نمبر ۱ نمبر ۲ ـ رسہ کشی قائدین اضلاع ـ نمائشی میچ گالہ آرمن ـ اور سٹیج پر حفظ نظم اور اذان کے مقابلے ہوں گے۔

۶.۴۵ تا ۸.۵۰ ـ

علمی مقابلے	ورزشی مقابلے
مشاہدہ معائنہ	۱۰۰ میٹر ـ ۴۰۰ میٹر اور ایک میل کی لمبی دوڑیں۔
مضمون نویسی	لمبی چھلانگ ـ اونچی چھلانگ ـ گولہ پھینکنا ـ نیزہ پھینکنا
مطالعہ حدیث	تھالی پھینکنا ـ وزن اٹھانا ـ کلائی پکڑنا ـ نشانہ غلیل۔

۸.۵۰ تا ۹.۴۰ ـ فٹ بال نمبر ۳ ـ کبڈی نمبر ۲ ـ کبڈی نمبر ۳

۹.۴۰ تا ۱۰.۴۰ ـ مقابلہ عام معلومات ہر سہ معیار ـ ۱۰.۴۰ تا ۱۱.۲۰ ـ درس از کتب حضرت اقدس

۱۱.۲۰ تا ۱۲.۴۰ ـ تقریری مقابلہ معیار خاص ـ ۱۲.۴۰ تا ۱.۳۰ ـ وقفہ برائے طعام و تیاری نماز

۱.۳۰ تا ۱.۴۵ ـ نماز ظہر و عصر ـ ۱.۴۵ تا ۲.۱۵ ذکر حبیب

۲.۱۵ تا ۴.۱۰ ـ شوریٰ اور سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہوں گی۔

۴.۱۰ تا ۵.۲۵ ـ کبڈی ـ فٹ بال اور والی بال کے سیمی فائنل مقابلے ہوں گے۔

۵.۲۵ تا ۵.۴۵ ـ وقفہ برائے تیاری نماز ـ ۵.۴۵ تا ۶.۴۵ ـ نماز مغرب و عشاء ـ

۶.۴۵ تا ۷.۰۰ ـ درس حدیث ـ ۷.۰۰ تا ۷.۲۰ ـ وقفہ برائے طعام۔

۷.۲۰ تا ۸.۱۰ ـ تقریری مقابلہ معیار اول ـ ۸.۱۰ تا ۹.۱۰ ـ تلقین عمل۔

۹.۱۰ تا ۱۱.۰۰ ـ علمی و مذہبی سوالات کے جوابات۔

(شب بخیر)

تیسرا دن ـــــ ۱۷ اخاء ـــــ اتوار

۴.۳۵ تا ۴.۲۰ ـ بیداری تیاری برائے نماز تہجد ـ ۴.۲۰ تا ۴.۵۰ نماز تہجد
۴.۵۰ تا ۵.۲۰ ـ نماز فجر ـ ۵.۲۰ تا ۵.۳۵ ـ درس قرآن مجید۔
۵.۳۵ تا ۵.۴۰ ـ درس حدیث ـ ۵.۴۰ تا ۵.۵۵ ـ ورزش۔
۵.۵۵ تا ۷.۰۰ ـ ناشتہ (اس دوران پیغام رسانی نظم خوانی ـ رسہ کشی اور والی بال کے فائنل مقابلے ہوں گے)
۷.۰۰ تا ۸.۰۰ ـ فٹ بال فائنل۔
۸.۰۰ تا ۸.۵۰ ـ کبڈی فائنل ـ ۸.۵۰ تا ۹.۵۰ ـ تقاریر علماء سلسلہ۔
۹.۵۰ تا ۱۰.۰۰ ـ درس از "مشعل راہ" ۱۰.۰۰ تا ۱۰.۳۰ تلقین عمل مہتممین مرکزیہ۔
۱۰.۳۰ تا ۱۱.۳۰ ـ خطاب صدر محترم ـ ۱۱.۳۰ تا ۱۲.۰۰ ـ پرچہ قرآن کریم، دینی معلومات و ذہانت (ہر خادم کی شمولیت لازمی ہے۔ خدام قلم پنسل ہمراہ لاویں)
۱۲.۰۰ تا ۱.۰۰ ـ وقفہ برائے طعام، تیاری نماز ـ ۱.۰۰ تا ۱.۱۵ ـ نماز ظہر و عصر۔
۱.۱۵ تا ۳.۰۰ ـ شوریٰ ـ ۳.۰۰ ـ انعامات
الوداعی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
عہد، دعا ـ دعا کے بعد خدام کو جانے کی اجازت ہوگی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ـ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی طبیعت بہت خراب ہے اور اس وقت سینی ٹوریم مری زیر علاج ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور میرے بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔ (محمد حنیف مجاہد سیلونی ـ حلقہ مسجد سلام فیکٹری ایریا ربوہ ـ حال سینی ٹوریم مری)

● اللہ تعالیٰ نے میرے داماد عزیزم رفیق احمد صاحب انجم اور بیٹی عزیزہ شوکت جہاں کو مورخہ ۱۱ جون بروز جمعۃ المبارک بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود خاکسار کا پہلا نواسہ اور چوہدری عبدالمجید صاحب مرحوم آف ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پوتا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام حسن رضا احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین۔ صالح۔ لمبی عمر والا اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔
(عبدالحق ناصر ٹیلرز جناح چوک ـــــ ساہیوال)

● میرے ایک عزیز مکرم مرزا خورشید احمد صاحب سمن آباد لاہور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد سے جلد کامل صحت سے نوازے۔ آمین۔

● میرے برادر نسبتی مکرم مرزا محمد لطیف صاحب کی اہلیہ محترمہ اف پتوکی ضلع قصور ایک طویل عرصہ سے دل کی مریضہ ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (رانا مبارک احمد ـــــ لاہور)

● ۳ اگست ۱۹۸۲ء کو برادرم سعادت احمد پراچہ کا جینوا میں دل کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب بنائے۔ اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین ثم آمین۔ (مبارک احمد پراچہ)

ولادت

میرے بڑے بھائی قاضی عبدالسمیع طارق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں کے بعد ۲۰ مئی ۱۹۸۲ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ نے بچے کا نام عرفان نوید تجویز فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو لمبی صحت والی اور کام کرنے والی زندگی عطا فرما اور خادم دین بنائے آمین۔ (قاضی عبدالرشید ابن قاضی عبدالحمید آف قاضی پن شاپ نیلا گنبد لاہور)

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے عبدالرحمٰن مبشر ساکن فرینکفورٹ جرمنی کو ۱۱ جولائی ۸۲ء کی صبح پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود کا نام شعیب الرحمان تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی کا پڑپوتا اور میرے چھوٹے بھائی عبدالرشید صاحب دہلوی آف کراچی کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درخشندہ گوہر، صاحب اقبال، نیک خادم دین، فرمانبردار عالم باعمل بنائے اور عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین
(صوبیدار عبدالمنان ۸ ½ بیت الودود دارالصدر شمالی ـ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا نام و پتہ اور چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۰۶۴

میں چوہدری نصیر احمد ولد چوہدری حیات محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۴ گ ب جال فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۳-۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

زرعی اراضی واقع چک ۸۴ گ ب ضلع فیصل آباد برقبہ ۱۳ کنال مالیتی بیس ہزار روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ چار صد ۴۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ ۵۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- نصیر احمد ولد حیات محمد صاحب معرفت حافظ منظور احمد صاحب ۵۷ بی پیپلز کالونی ۲۔

گواہ شد:- غلام باری ساہی مکان ۲۱۰ گارڈن کالونی گلی ۶ فیصل آباد وصیت ۲۴۴۰۳

گواہ شد:- منظور احمد ۵۷ بی پیپلز کالونی ۲ فیصل آباد وصیت ۱۵۰۶۰۔

مسل نمبر ۲۵۰۶۵

میں سعیدہ چوہدری زوجہ چوہدری نصیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۴ گ ب ضلع فیصل آباد حال ایم سی گرلز مڈل سکول جھال خانوآنہ فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۳-۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۵۰۰/- روپے

۲۔ نقد ۵۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۴۵۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- سعیدہ چوہدری زوجہ چوہدری نصیر احمد صاحب فیصل آباد۔

گواہ شد:- غلام باری ساہی مکان ۲۱۰ گارڈن کالونی گلی ۶ فیصل آباد وصیت ۲۴۴۰۳

گواہ شد:- منظور احمد ۵۷ بی پیپلز کالونی ۲ فیصل آباد وصیت ۱۵۰۶۰

مسل نمبر ۲۵۰۶۶

میں احمد ہریاڈی ولد ایم محفوظ صاحب پیشہ معلم عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹-۱۲-۷۳ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱-۱۹۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ وسپا موٹر سائیکل ۹۰ cc ماڈل ۱۹۷۸ء مالیتی ۴۵۰,۰۰۰/-

۲۔ One "Mido watch" Walking مالیتی ۷۵,۰۰۰/-

۳۔ One SEIKO WATCH Finger size مالیتی ۲۵,۰۰۰/-

اس وقت مجھے مبلغ چھیالیس ہزار نو سو دس روپے ماہوار بصورت معلم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- احمد ہریاڈی ولد ایم محفوظ صاحب انڈونیشیا۔

گواہ شد:- AZHAR IZZUDDIN BIN IZZUDDIN انڈونیشیا۔

گواہ شد:- مرزا محمد ادریس ولد مرزا محمد اسماعیل صاحب مبلغ سلسلہ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۵۰۶۷

میں R. GUMIWA PARTAKU-SUMA ولد R. PARTAKUSUMA پیشہ پنشنر عمر ۷۸ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۴-۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ ایک مکان مع زمین واقع IMBNAGA TIMUR برقبہ 109 CIAMIS مالیتی ۱۲۰,۰۰۰/-

۲۔ ایک چاول کا کھیت برقبہ ۷۰۰ مربع میٹر مالیتی ۷۵۰,۰۰۰/-

اس وقت مجھے ۹۰,۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ یکم مئی ۱۹۸۰ء سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- R. GUMIWA PARTAKU-SUMA انڈونیشیا۔

گواہ شد:- آر عبد الرحمٰن احمدی انڈونیشیا۔

گواہ شد:- R. ADANG HAMID انڈونیشیا۔

عشرہ اصلاح وارشاد

۱۴ تا ۲۴ اگست ۱۹۸۲ء

مجالس خدام الاحمدیہ ۱۴ تا ۲۴ اگست عشرہ اصلاح وارشاد منائیں۔ جس میں

- "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" کتابچہ کا مطالعہ کیا جائے۔
- لائحہ عمل میں اصلاح وارشاد کی سکیم کے مطابق مثالی کام کیا جائے۔

جملہ قائدین، زعماء، ناظمین اور منتظمین اصلاح وارشاد سے درخواست ہے کہ اس عشرہ کو کامیاب بنائیں۔ دعائیں بھی کریں اور عشرہ خصوصی کی رپورٹ علیحدہ طور پر مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۱۵، ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو منعقد ہوگا۔ جس میں ہر شہر، قصبہ یا گاؤں سے جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے لجنہ اور ناصرات کی نمائندگی لازمی ہوگی۔ جس لجنہ کی صدر خود اجتماع میں شامل نہ ہوسکیں وہ اپنا نمائندہ بنا کر بھجوائیں۔ بصورت دیگر انہیں صدارت سے برطرف کردیا جائیگا۔ ربوہ پہنچ کر نام درج کروانا بہت ضروری ہے۔ جو نمائندہ یا زائرہ اپنا نام درج نہیں کروائیگی اسے اجتماع میں شریک نہیں سمجھا جائے گا۔ ہر ضلع کی لجنہ کی صدر کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیے کہ وہ اپنی ضلع کی لجنات سے رابطہ قائم کرکے انہیں اجتماع میں شمولیت کی تحریک کریں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم میاں اللہ بخش صاحب سابق امیر راولپنڈی انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میرے والد محترم میاں اللہ بخش صاحب (صحابی) سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی تقریباً ایک سال کی طویل علالت کے بعد ۱۴ر جولائی (۲۲ر رمضان) کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۵ر جولائی کو بعد از نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(میاں عبداللطیف راولپنڈی)

شکریہ احباب

شوہرم مکرم مرزا رفیق احمد ابن مکرم مرزا گل محمد صاحب آف قادیان ۱۹ر جون ۸۲ء صبح آٹھ بجے حرکتِ قلب بند ہونے سے بعمر ساڑھے تینتیس سال، امیکلوڈ روڈ لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سانحہ عظیم پر عزیز و اقارب کی شرکت تاریں اور خطوط۔ اندرون و بیرون ملک کے علاوہ مرحوم کے وسیع حلقہ احباب نے بھی اپنے قلبی تاثرات اور صدمہ کا اظہار کیا ہے میں سب کا بذریعہ اخبار الفضل شکریہ ادا کرتی ہوں میری طبیعت فرداً فرداً ابھی جوابات دینے کی متحمل نہیں ہے۔

میں اور ہمارے بچے مرزا خلیق احمد سلمہ عمر پونے دس سال مرزا لئیق احمد سلمہ عمر آٹھ سال اور فاخرہ رفیق سلمہا عمر چھ سال احباب جماعت احمدیہ کی دعاؤں کے خاص مستحق ہیں کہ وہ بفضلِ ایزدی صحیح رنگ میں پروان چڑھیں۔ عمر دے رزق دے اور عافیت و صحت بھی سب سے بڑھ کر یہ کہ پا جائیں وہ عرفان تیرا

(عمزادہ امۃ اللطیف دختر خلیفہ صلاح الدین مرحوم)

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم وقار عظیم ابن ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب مرحوم (سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ آزاد کشمیر) جو ماسٹر محمد طفیل صاحب بٹالوی کے پوتے ہیں مورخہ ۱۹ر جولائی صبح ۱۱ بجے مری روڈ راولپنڈی ٹریفک کے حادثہ میں شدید مجروح ہوئے۔ ان کی بائیں ٹانگ (پنڈلی) کی ہڈی ٹوٹ گئی جس کی وجہ سے شدید تکلیف ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ چہرے پر اور جسم کے دوسرے حصوں میں چوٹیں آئیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ خداوند قدوس کے حضور دعا فرمائیں کہ عزیزم وقار عظیم کو اپنی خاص قدرت سے مکمل شفا عطا فرمائے

(رفعت محمود خان بی بی / ۶۵۴ عیدگاہ روڈ راولپنڈی)

رحمت بازار غلہ منڈی ربوہ
میں ایک عدد پلاٹ جس پر چار دوکانیں تعمیر شدہ ہیں۔ فروخت کرنا مقصود ہے۔
خریدار حضرات بالمشافہ ملیں
(پیر ہارون الرشید
کوارٹر ۶۴ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

خلافتِ رابعہ کے پہلے تاریخی دورہ پر روانگی سے قبل قصرِ خلافت ربوہ میں دعا اور اس کے بعد کے دو مناظر

مسجد "بشارت" سپین کی بابرکت تقریب افتتاح کے موقع پر
احباب جماعت کی خدمت کیلئے خصوصی پیشکش

فیصل آباد/لاہور۔ کراچی۔ لندن۔ مالاگا (سپین) مالاگا (سپین)، فرینکفرٹ/پیرس، کراچی فیصل آباد/لاہور	۹۳۸۰/- روپے
کراچی لندن مالاگا (سپین)، مالاگا (سپین)، فرانس کراچی	۹۱۲۰/- روپے
راولپنڈی لندن مالاگا (سپین)، مالاگا (سپین)، پیرس راولپنڈی	۹۳۸۰/- روپے
فیصل آباد / لاہور کراچی لندن لندن کراچی لاہور / فیصل آباد	۸,۰۰۰/- روپے

ٹ۔ الفرمیشن آفس
برٹش ایئرویز
اقصیٰ روڈ ربوہ ٹیلیفون ۴۹۳

Information Office
British airways
We'll take more care of you
برٹش ایئرویز
• ایئر ریزرویشن اور دیگر ہر قسم کی سفری دستاویزات کیلئے معلومات/مشورہ/خدمات کیلئے رابطہ قائم کریں۔
ہم آپ کی بہترین خدمت کریں گے
المحمود اقصیٰ روڈ ربوہ فون ۴۹۳